4089-باپ کے ترکہ کی تقسیم اوروالدہ تجارت میں اس کے ساتھ شراکت دار ہے

سوال

جب والدصاحب فوت ہوجائيں توکیا میري والدہ کوفوري طورپرترکہ تقسیم کرناضروري ہے اگرچہ ساري اولاداس پرمتفق ہوں کہ والدہ اپنی موت تک وراثت کی مالک رہے ؟

جب میري والدہ اپناحصہ لے لیں جوکہ نصف ہے (اس لیے کہ وہ فعلاوالدصاحب کے کاروبارمیں شریک ہیں) اورباقی نصف ہم پرشرعیت کے مطابق تقسیم کردیں توکیاوہ اپنے کسی بیٹے کوہدیہ دے سکتی ہیں ؟

اورتخصیص کردوں کہ جب والدہ وراثت کے ذاتی حصہ میں سے اپنے کسی ایک بیٹے کومکان خریددیں توکیاوالدہ کی موت کے بعد یہ مکان بھی ان کی وراثت میں شامل کرکے تقسیم کرنا ضروري ؟

ہم یہ کس طرح ثابت کرسکتے ہیں کہ یہ مکان والدہ نے موت کے بعد بیٹوں میں تقسیم ہونے کے لیے نہیں چھوڑابلکہ والدہ نے ایک بیٹے کوہدیہ کیا تھا ؟

کیا یہ ممکن ہے کہ وہ اپنی وصیت میں یہ اضافہ کردیں ؟ اورکیا سب بھائیوں کااس پرمتفق ہونااوردستخط کرنے ضروري ہیں ؟

پسندیدہ جواب

ترکہ میں اصل تویہی
ہے کہ متوفی شخص کی تجھیزوتکفین کاخرچہ اورمیت کے ذمہ قرضہ کی ادائيگی اوراگراس
نے وصیت کی ہوتواسے پوراکرنے کے بعدترکہ ورثاء میں جلد تقسیم کرناچاہیے ترکہ کی
تقسیم میں تاخیربہت سی خرابیوں اوروارث کے لیے نقصان کا باعث بنتی ہے اس لیے ترکہ
کی تقسیم میں تاخیرکرنامکروہ ہے .

اوراگرورثاء تقسیم کرنے میں تاخیر
کرنے پرمتفق ہوں تواس میں کوئی حرج نہیں ، اوراگرآپ کی والدہ تمہارے والدکی
تجارت میں حصہ دارتھی تووہ تجارت سے اپناحصہ حاصل کرے ، اورآپ کے والدکے حصہ میں
سے اسے آٹھواں حصہ ملے گااس کے بعداگرمیت کے والدین نہ ہوں توتمہارے لیے مردکودو
عورتوں کے برابرملے گا .

اوراگرآپ اورآپ کی والدہ سب یہ
چاہتے ہیں کہ معاملہ اسی طرح رہے اورتجارت بھی اسی طرح چلتی رہے تواس میں بھی کوئی

حرج نہيں ليكن ہر ايک كا حصہ معلوم ہونا ضروري ہے تاكہ جب بھی وہ مطالبہ كرے اسے اس كا حصہ ادا كرديا جائے .

اور والدہ كے ليے اولاد ميں سے كسی ايک بيٹے كو ہديہ دينا اور دوسروں كو نہ دينا جائز نہيں ہے بلكہ سب كو برابر دينا ہوگا اس كی دليل مندرجہ ذيل حديث ہے :

نعمان بن بشير رضی اللہ تعالی عنہما بيان كرتے ہيں كہ ميرے والد نے كچھ مال مجھے صدقہ كيا تو ميري والدہ كہنے لگيں ميں اس پر اس وقت راضی ہوں گی جب آپ اس پر نبی صلی اللہ عليہ وسلم كو گواہ بنائيں گے ، تو ميرے والد مجھے لے كر نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كے پاس گئے تاكہ ميرے صدقہ پر انہيں گواہ بنائيں

تو رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم انہيں فرمانے لگے : كيا تو نے اپنی ساري اولاد كے ساتھ ايسا ہی كيا ہے ؟ تو انہوں نے جواب نفی ميں ديا ، رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا : اللہ تعالی سے ڈرو اور اس كا تقوي اختيار كرتے ہوئے اپنی اولاد كے مابين عدل وانصاف سے كام لو ، تو ميرے والد نے وہ صدقہ واپس كرليا . متفق عليہ .

باقی سوال كے جواب اور اس كی تفصيل جاننے كے ليے آپ سوال نمبر (1511) كے جواب كا مطالعہ كريں ، اور ماں كے ليے موت كا پنے كسی بھی وارث كے ليے كسی بھی چيز كی وصيت كرنی جائز نہيں كيونكہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے : وارث كے ليے وصيت نہيں . اسے پانچوں نے ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روايت كيا ہے .

اور اگر ماں نے وصيت كر بھی دي تو شرعيت كے مخالف ہونے كی وجہ سے اس پر عمل نہيں ہوگا . واللہ اعلم

ديكھيں : كشف القناع (342/4) اور غايۃ المنتہی (335/2) المغنی (604/5)

واللہ اعلم .